



سوال

(275) مزاروں کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاروں کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟ مثلاً ابراہیم دسوقی، السید بدوی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مزار۔ ان قبروں پر جو مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مسجدیں اس حدیث کے تحت آتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَعْنَةُ اللَّهِ لِيَهُودَ وَالنَّصَارَى اشْتَرُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)

”یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا بہت بڑا ارتداد ہے اگرچہ مذکورہ شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور جسے اس کی اس حرکت کا علم ہو اسے چاہئے کہ اسے اس برائی سے منع کرے اور نصیحت کرے شاید وہ نصیحت قبول کر کے اس گناہ سے باز آجائے اور توبہ کر لے۔ خصوصاً جب اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کرنے والا رشتہ دار بھی ہو تو اسے نصیحت کرنا اور بھی ضروری ہوتا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْبِرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ) (صحیح مسلم)

”تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مسجد تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، نہ مسجد میں میت دفن کرنا اس قسم کی مسجد میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں۔

(أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَجْعَلُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَلَا يَجْعَلُهَا مَسَاجِدَ وَلَا تَجْعَلُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ أَنْتُمْ عَنْ ذَلِكَ) (صحیح مسلم)

”سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء و اولیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، سنو! تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس حرکت سے منع کر رہا ہوں۔“ (صحیح مسلم)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى دار السلام

ج 1

محدث فتوى